رپورتاژ

خدماتِ شیخ الحدیث کانفرنس بونیر

بیادشیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان نوراللہ مرقدہ

مولانا عبدالحکیم مدظلہ

مسئول وفاق المدارس بونیر

14 نومبر 2017ء بروز منگل بونیر میں ''خدمات شیخ الحدیث کانفرنس''، بیادشیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی سرپرستی حضرت مولانا انوارالحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نائب صدر وفاق نے فرمائی۔ مہمانان خصوصی حضرت مولانا حسین احمد صاحب زیدمجدہم صوبائی ناظم وفاق المدارس خیبر پختونخوا، حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب زیدمجدہم رکن مجلس عاملہ وفاق اور حضرت مولانا صدیق احمد صاحب زیدمجدہم مسئول وفاق سوات تھے۔ کانفرنس کے میزبان حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب مسئول وفاق المدارس العربیہ پاکستان ضلع بونیر تھے۔ کانفرنس میں کثیر تعداد میں علماء کرام اور طلبہ نے شرکت کی۔

کانفرنس کا باقاعدہ آغاز صبح دس بجے تلاوت کلام پاک سے ہوا اور نعتیہ کلام سے ہوا۔ مولانا عبدالحکیم صاحب نے تمہیدی کلمات ادا کرتے ہوئے تمام اکابرین وفاق اور کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لانے والے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے وفاق کے لئے ان کی خدمات کو سراہا اور وفاق کے لئے ان کی کوششوں کو وفاق کی کامیابی اور ترقی کا راز قرار دیا۔ اس موقع پر انہوں نے مدارس دینیہ خصوصاً مالاکنڈ ڈویژن کے مدارس کو درپیش مسائل کے سلسلے میں حکومتی اداروں کے ساتھ افہام وتفہیم کے ساتھ ان مشکلات کو حل کروانے میں وفاق کی موجودہ مرکزی، صوبائی اور ضلعی قیادت کی کامیابیوں کا بھی تذکرہ کیا۔

حضرت مولانا صدیق احمد صاحب مسئول سوات نے بھی مذکورہ بالا موضوعات پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا اور بونیر کانفرنس کو مدارس دینیہ کی مثبت خدمات کو اجاگر کرنے کے لئے پیش خیمہ قرار دیا۔

حضرت مولانا انوارالحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نائب صدر وفاق نے، حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ گزارے گئے اپنے طویل سفر کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا وفاق کے ساتھ تعلق اور وابستگی کئی

عشروں پر مشتمل ہے۔ہم نے حضرت شیخ رحمہ اللہ کی قیادت میں یہ سفر کامیابی کے ساتھ گزارا ہے۔ جب حضرت شیخ رحمہ اللہ کو ذمہ داری سونپی گئی تو وفاق کے ساتھ چند سو مدارس ملحق تھے۔ حضرت شیخ رحمہ اللہ نے اپنی تمام ہمہ جہت مصروفیات کے باوجود اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ملک کے طول وعرض میں بذریعہ گاڑی، پیادہ، تانگہ، میدانی اور پہاڑی علاقوں کے دورے کرتے ہوئے وفاق کو متعارف کروایا۔حکومت کے ساتھ وقتاً فوقتاً مذاکرات کا سلسلہ جاری رکھا اور اس طرح وفاق کو موجودہ مستحکم حال پر چھوڑا، حضرت مولانا انوارالحق صاحب نے فرمایا کہ میں تقریباً 30 سال کے بعد بونیر آیا ہوں۔انہوں نے ضلع بونیر کے مدارس اور مقامی مسئول کی خدمات کو سراہا۔

حضرت مولانا حسین احمد صاحب زیدمجدہم صوبائی ناظم وفاق خیبر پختونخوا نے علم وعمل، مدارس کی ضرورت واہمیت اور مدارس کی خدمات پر تفصیلی گفتگو کے بعد حضرت شیخ رحمہ اللہ کے طالب علمی کے زمانہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت شیخ رحمہ اللہ ایک مرتبہ اپنے استاذ حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ (بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ) کے کمرے کے سامنے سے گزر رہے تھے کہ حضرت شیخ رحمہ اللہ نے اپنے استاذ کے کمرے میں کھڑکی سے جھانکا، بعد میں فوراً خیال آیا کہ میں نے بغیر اجازت کے اندر جھانکا ہے، یا یھا الذین آمنو لا تدخلو بیوتاً غیر بیوتکم حتیٰ تستانسوا و تسلموا ، یاد آیا تو فوراً ان سے معافی مانگی کہ میں نے آپ کے کمرے میں بغیر اجازت کے جھانکا ہے۔

دوسرا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مرتبہ موجودہ صدر پاکستان جناب ممنون حسین صاحب کے ساتھ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی میٹنگ تھی۔ صدارتی میٹنگ رومز کے رولز کے مطابق جو بھی داخل ہوتا تو کیمرے کے ذریعے ان کی تصاویر کو محفوظ کیا جاتا ہے۔ جب کیمرے کی لائٹ روشن ہوئی اور حضرت شیخ رحمہ اللہ نے محسوس فرمایا تو فوراً فرمایا کہ ''صدر صاحب'' اور ہاتھ سے نفی کا اشارہ کہ تصویر نہ بنائی جائے۔فوراً صدر پاکستان جناب ممنون حسین صاحب نے تصویر بنانے والے کو منع کیا، یہ تھی ان اکابرین کا احتیاط۔

پھر سابق صدر پاکستان پرویز مشرف کے ساتھ میٹنگ کا حوالے دیتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ صدر پاکستان کی گفتگو کی دوران حضرت شیخ رحمہ اللہ کو کوئی بات ناگوار گزری تو حضرت شیخ رحمہ اللہ نے میز پہ ہاتھ مارتے ہوئے جلال کے ساتھ کہا مشرف صاحب بہت سے جرنیل آئے اور گزر گئے، اس طرح آپ بھی گزر جائیں گے اور یہ مدارس باقی رہیں گے ان شاء اللہ۔

حضرت مولانا حسین احمد صاحب نے تمام مدارس اور بالخصوص مالاکنڈ ڈویژن کے مدارس کو درپیش

مسائل اور اس حوالے سے اپنی کوششوں اور کامیابیوں کا تذکرہ فرمایا۔ انہوں نے اس حوالے سے مالاکنڈ ڈویژن کے مسئولین کی کوششوں کو بھی سراہا۔ انہوں نے صوبائی حکومت کی طرف سے ارسال کئے گئے حکم نامہ پر تفصیلی گفتگو کی کہ صوبائی حکومت نے اتحاد تنظیمات مدارس کو اعتماد لئے بغیر حکم نامہ جاری کیا ہے کہ صوبہ بھر کے مدارس کو محکمہ تعلیم سے رجسٹر کروائیں، جس کے لئے صرف ایک مہینہ کے وقت رکھا ہے۔ فارم وزارت مذہبی امور کا ہے، اور رجسٹریشن محکمہ تعلیم کرے گا۔ حالانکہ محکمہ تعلیم کے بورڈوں کا دائرہ کار صرف ایف اے تک ہوتا ہے جبکہ مدارس دینیہ کی سند کا معادلہ ایم اے عربی ایم اے اسلامیات کے مساوی ہے...... ان ساری باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت غیر سنجیدہ ہے اور شاید ان کے پیچھے اور عوامل ہوں۔ صوبائی حکومت کو چاہئے کہ اتحاد تنظیمات مدارس کے سٹیک ہولڈرز کو اعتماد میں لیں۔

آخر میں پیر طریقت حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے حضرت شیخ رحمہ اللہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ حضرت شیخ رحمہ اللہ نے ایک موقعہ پر اجتماع میں تین باتوں کا اہتمام کرنے کی تاکید فرمائی تھی۔ ۱...... کسی حال میں نماز کو چھوڑنا نہیں چاہئے۔ ۲...... دعاؤں ک، اہتمام کرنا چاہئے۔ ۳...... ذکر کا اہتمام کرنا چاہئے۔ انہوں نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ اپنا مقام نہیں سمجھتے، طلبہ مستجاب الدعوات ہیں۔ انہوں نے تزکیہ نفس پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ میں اس اجتماع کے تمام شرکاء کو تاکید کرتا ہوں کہ اللہ کے نیک بندے سے اصلاحی تعلق ضرور رکھنا چاہئے، کیونکہ نیک صحبت سے سب کچھ ملتا ہے اور حضرت شیخ رحمہ اللہ کے بارے میں فرمایا کہ ان کے ہاں بھی متوسلین آتے تھے اور متوسلین کی تربیت کو بھی کافی وقت دیا۔ اللھم تقبل اللہ منا۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

تمام انبیاء پر ایمان نجات کے لئے بنیادی شرط

اسلام میں بلکہ کسی بھی مذہب میں ...... جس کو مذہب کہا جا سکتا ہو...... نبی اور رسول کے بغیر ہدایت کا کوئی تصور ہی نہیں۔ نبی اور رسول ہی پر براہِ راست ہدایت کا نزول ہوتا ہے، وہی بندوں کو اللہ کی ہدایت پہونچاتا ہے، وہی اس کے اصولوں کی تشریح کرتا اور احکام کی عملی شکلیں بتاتا ہے، پھر اس سلسلہ میں پیدا ہونے والے ضروری سوالات کا وہی جواب دیتا ہے۔ اس لئے ہدایت کے نظام میں رسول ہی کی حیثیت مرکزی اور بنیادی ہے اور وہی انسانوں کے لئے ہدایت کا ماخذ ہے اور اسی لئے اس پر ایمان لانا اور اس کو اللہ کا مقرر کیا ہوا راہنما ماننا نجات اور سعادت کی بنیادی شرط ہے۔ (حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ)